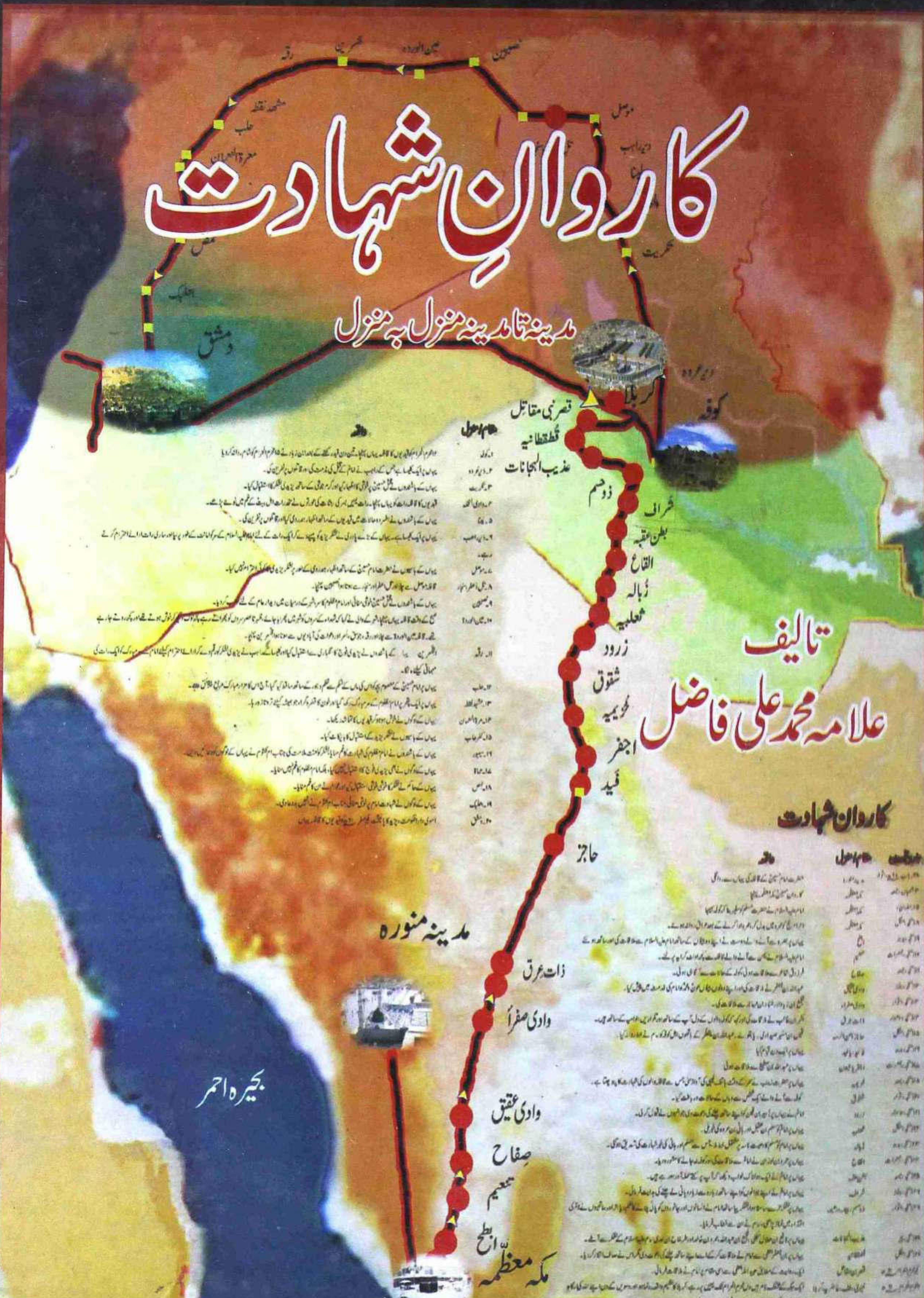
کاروانِ شہادت

مدینہ تا مدینہ منزل بہ منزل

تالیف

علامہ محمد علی فاضل



قال سیّد الشّهدآء ابو عبد الله الحسین علیه السلام :

............اِنَّمَا خَرَجْتُ لِطَلَبِ الْاِصْلَاحِ فِی اُمَّةِ جَدِّی ....

کاروانِ شہادت

مدینه تا مدینه، منزل به منزل

HadiTV

تالیف

حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ محمد علی فاضل مدظلہ العالی

ناشر:

مکتبۃ الہادی

جامعۃ الکوثر۔ اسلام آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعارف کتاب

نامِ کتاب: کاروانِ شہادت، مدینہ تا مدینہ، منزل بہ منزل

تالیف: حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ محمد علی فاضل

پیشکش: ہادی ٹی وی اسلام آباد مرکز

ناشر: مکتبۃ الہادی _ جامعۃ الکوثر اسلام آباد

تعاون: جامعہ امام جعفر صادق علیہ السلام (رجسٹرڈ)

راجن پور، پنجاب پاکستان

فنی تعاون: مہدی فاضل

ملنے کا پتہ: مکتبۃ الہادی - جامعۃ الکوثر سیکٹر H-8/2

اسلام آباد فون: 0333-6446072

اشاعت دوم: 2010ء

ہدیہ: -/350 روپے

بہر حال زہیر بن قین امام عالیمقام علیہ السلام کے ساتھ کربلا پہنچے اور افتخار اور اعزاز کے ساتھ جامِ شہادت نوش فرما کر خدمت رسول میں سرخرو اور سرفراز ہو کر پیش ہوئے''

۱۳۔ ثعلبیہ
(منگل ۲۲/ذی الحجہ ۶۰ھ)

(مراصد الاطلاع جلد ص ۲۷۶) یہ جگہ بنی اسد کے ایک شخص ''ثعلبہ'' نامی سے منسوب ہے جس نے یہاں پانی کیلئے کنواں کھودا تھا، مکہ کے راستے پر شقوق کے بعد واقع ہے۔ یہاں ایک گاؤں تھا جو اب ختم ہو چکا ہے۔

(الامام الحسین ؑ واصحابہ جلد ۱ ص ۱۹۶ میں ہے کہ) زُہیر بن قین کی ملاقات کے بعد امام عالی مقام علیہ السلام نے ''زرود'' سے کوچ فرمایا اور ۲۲/ذی الحجہ بروز منگل بوقت غروب اسی جگہ پر پہنچے۔

مسلم بن عقیل ؑ کی خبرِ شہادت

(ارشاد شیخ مفید علیہ الرحمہ جلد ۲ ص ۷۳ میں ہے کہ)

عبداللہ بن سلیمان اور منذر بن مُشمعل اسدی روایت کرتے ہیں کہ جب ہم مناسک حج بجالا چکے تو ہماری پہلی کوشش یہی تھی کہ جتنا جلدی ہو سکے اپنے آپ کو حضرت امام حسین علیہ السلام تک جا پہنچائیں اور ان کے حالات سے باخبر ہو جائیں، چنانچہ ہم نے جلدی جلدی سفر کرنا شروع کر دیا حتیٰ کہ منزلِ ''زرود'' پر پہنچ گئے، یہاں پر قیام کی غرض سے سامان اتارا، تو دیکھا کہ ناگاہ دور سے اہلِ کوفہ میں سے ایک شخص گرد و غبار میں سے ظاہر ہوا، لیکن جب اس نے امام حسین علیہ السلام کو دیکھا تو اپنا اصل راستہ تبدیل کر لیا، امام علیہ السلام نے ایک لحہ تک تو انتظار کیا کہ اس سے ملاقات کریں لیکن ایسا نہ ہو سکا اور امام نے اپنا سفر جاری رکھا۔

ہم نے آپس میں مشورہ کیا کہ اس شخص کے پاس جا کر کوفہ کے احوال و حوادث کے بارے میں معلوم کریں، چنانچہ ہم جلدی سے اس کے پاس گئے اور سلام کیا

اس نے کہا: وعلیکم السلام

ہم نے پوچھا: کون ہوتے ہو؟

کہا: اسدی

ہم نے کہا: ہم بھی اسدی ہیں، تمہارا کیا نام ہے؟

کہا: بکر یا بکیر بن مثعبہ!

ہم نے بھی اپنا نام و نسب بتایا اور اس سے پوچھا: ''کوفہ کے کیا حالات ہیں؟''

اس نے کہا جب میں کوفہ سے نکل رہا تھا تو دیکھا کہ اس وقت مسلم بن عقیل اور ہانی بن عروہ کے پاؤں میں رسی باندھ کر بازار میں گھسیٹا جا رہا تھا۔

پس ہم اسے اپنے ساتھ لے کر خدمت امامؑ میں حاضر ہوئے اور اس وقت رات ہو چکی تھی اور امام بھی منزلِ ثعلبیہ میں فروکش ہو چکے تھے۔

امام علیہ السلام کی خدمت میں پہنچ کر ہم نے سلام کیا، امام نے سلام کا جواب دیا، ہم نے عرض کیا:

اللہ کی آپ پر رحمتیں ہوں! ہم ایک خبر لائے ہیں اگر آپ مناسب سمجھتے ہیں تو یہیں پر سب کے سامنے بتا دیں ورنہ تنہائی میں عرض کرتے ہیں،

امامؑ نے ہماری اور اپنے اصحاب کی طرف دیکھا اور فرمایا:

''ہم ان سے کوئی بات نہیں چھپاتے!''

ہم نے عرض کیا:

اُس سوار کو تو آپ نے دیکھا ہوگا جو ہماری طرف آ رہا تھا؟

فرمایا: ہاں!

عرض کیا: وہ ہمارے قبیلہ ــــ بنی اسد ــــ سے تعلق رکھتا ہے، صاحب الرائے، راست باز اور عقل مند انسان ہے، اس نے بتایا ہے کہ مسلم اور ہانی کو شہید کر کے ان کی لاشوں کو بازار میں گھسیٹا جا رہا تھا، یہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے''

یہ سن کر امام عالیمقامؑ نے فرمایا:

''اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا'' (خدا ان پر رحمت نازل کرے) آپ نے اسی گفتگو کو کئی بار دہرایا۔

پھر ہم نے عرض کی:

مولاؑ آپ کو خدا کی قسم آپ اپنے اہلِ بیتؑ کو لے کر یہاں سے واپس لوٹ جائیں، کیوں کہ اب کوفہ میں آپ کا کوئی بھی یار و مددگار نہیں رہا ہے، ہمیں ڈر ہے کہ کوفہ والے کہیں آپ کی دشمنی کیلئے کھڑے نہ ہو جائیں۔

تو اس وقت امامؑ نے اولادِ عقیل کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا:

''اب جب کہ مسلم شہید ہو چکے ہیں، آپ لوگوں کی کیا رائے ہے؟''

سب نے یک زباں ہو کر کہا: ''ہم واپس ہرگز نہیں جائیں گے، ہم مسلم کا انتقام لیں گے یا خود شہید ہو جائیں گے''

امام علیہ السلام نے ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا:

''لَا خَیْرَ فِی الْعَیْشِ بَعْدَ ھٰؤُلَاءِ'' ان کے بعد دنیوی زندگی میں کوئی خیر نہیں ہے۔

جب ہم نے سمجھ لیا کہ امام علیہ السلام اپنے ارادے میں پختہ ہیں اور اپنے سفر کو جاری رکھنا چاہتے ہیں تو عرض کیا: ''ہم آپ کیلئے خداوند عالم سے رحمت کی دعا کرتے ہیں''

تو امام نے فرمایا:

''رَحِمَکُمَا اللّٰہ'' خدا تم دونوں پر رحم کرے۔

اس کے بعد امام علیہ السلام کے اصحاب نے عرض کیا:

''مولاؑ خدا کی قسم! کوفہ میں آپ کی اور جناب مسلم کی نوعیت میں بہت فرق ہے، جب آپ کوفہ میں تشریف لے جائیں گے تو وہاں کے لوگ بڑی حد تک آپ کی طرف لوٹ آئیں گے''

امام علیہ السلام یہ سن کر خاموش ہو گئے اور کچھ نہیں بولے!!

بعض مورخین لکھتے ہیں جیسے (بحار الانوار جلد ۴۴ ص ۳۷۴) میں ہے کہ جب حضرت مسلم کی شہادت کی خبر امام علیہ السلام تک پہنچی تو جو لوگ مال و مقام کی لالچ میں آپ کے ہمراہ ہوئے تھے، آپ سے جدا ہو گئے اور آپ کو تنہا چھوڑ کر چل دیئے، آپ کے ساتھ صرف اہلِ بیتؑ اور کچھ خاص صحابی رہ گئے تھے۔

بعض روایات کے مطابق جب امام عالیمقامؑ نے جناب مسلم بن عقیلؑ کی شہادت کی خبر سنی تو فرمایا:

''رَحِمَ اللّٰہُ مُسْلِمًا فَقَدْ صَارَ اِلٰی رَوْحِ اللّٰہِ وَرَیْحَانِہٖ وَجَنَّتِہٖ وَرِضْوَانِہٖ ، اَمَا اَنَّہٗ قَدْ مَضٰی مَا عَلَیْہِ وَبَقِیَ مَا عَلَیْنَا'' خدا مسلم پر رحمت نازل کرے وہ تو رحمتِ الٰہی، بہشتِ بریں اور ر

ضوان اللہ کی طرف چلے گئے، اپنی ذمہ داریوں کو خوب نبھایا، اب ہماری ذمہ داری باقی رہ گئی ہے جسے ہم نے خوب نبھانا ہے۔

امام کے معنی؟

اسی منزلِ ثعلبیہ پر ایک شخص نے حضرت سید الشہداء امام حسین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر سورہ بنی اسرائیل کی آیت ۷۱ ''یَوْمَ نَدْعُوْا کُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ'' کے بارے میں سوال کیا، جس کے معنی ہیں ''ہم قیامت کے دن ہر شخص کو اس کے امام کے ساتھ پکاریں گے''

تو امام علیہ السلام نے فرمایا:

''ایک امام یعنی پیشوا تو وہ ہوتا ہے جو لوگوں کو سیدھی راہ کی ہدایت کرتا ہے اور لوگ بھی اس کا کہنا مان کر اس پر عمل کرتے ہیں اور ایک امام و پیشوا وہ ہوتا ہے جو لوگوں کو ضلالت و گمراہی کی طرف دعوت دیتا ہے اور لوگ اس کا کہنا مان کر اس کے پیچھے ہو لیتے ہیں تو پہلا یعنی راہ راست والا گروہ بہشت میں اور دوسرا یعنی ضلالت و گمراہی والا گروہ جہنم میں ہوگا، اسی بارے میں اللہ جل شانہ فرماتا ہے ''فَرِیْقٌ فِی الْجَنَّةِ وَفَرِیْقٌ فِی السَّعِیْرِ'' ایک گروہ بہشت میں اور ایک گروہ جہنم میں ہوگا (سوہ شوریٰ/۷)

ابو ہرہ ازدی کو جواب:

(سیر اعلام النبلاء جلد ۳ ص ۲۰۵) میں درج ہے کہ کوفہ کے رہنے والے ایک اور شخص ابو ہرہ ازدی نے اسی منزل پر ہنگامِ صبح آپ کی خدمت میں حاضر ہونے کا شرف حاصل کیا اور عرض گزار ہوا:

''فرزند رسولؐ ! کیا چیز آپ کو حرم خدا اور حرمِ رسول خدا سے یہاں لے آئی ہے؟''

امام علیہ السلام نے فرمایا:

''ابو ہرہ! بنی امیہ نے ہمارا مال ہم سے چھین لیا، ہماری حرمت کا احترام دل سے نکال دیا، مگر میں نے صبر کیا، اب یہ لوگ میرے خون کے پیاسے ہیں جس کی وجہ سے میں حرم الٰہی کو الوداع کہہ کر ادھر کو آیا ہوں، خدا کی قسم یہ ظالم و طاغوتی گروہ مجھے قتل کر کے ہی رہے گا، جس کے نتیجے میں خداوند عالم ان کو ذلت کا لباس پہنائے گا، اور ان کے قتل کیلئے شمشیرِ بُرّاں فراہم کرے گا اور ان پر ایک ایسے شخص کو مسلط کرے گا جو ان کو قومِ سبا سے بھی زیادہ ذلیل و خوار کرے گا کہ ان پر ایک عورت نے حکومت کی تھی


عراق
دجله
فرات
بغداد
دمشق
کربلا
نینوا
قصر بنی مقاتل
کوفه
عین الرهمیه
نجف
عذیب الهجانات
بیضه
ذوحسم
مغیثه
واقصه
بصره
شراف
قرعاء
بطن عقبه
قاع
زباله
شقوق
بطان
ثعلبیه
حائل
زرود
خزیمیه
اجفر
فید
توز
سمیرا
حاجر
نقره
مغیثه الماوان
ماء السلیله
ریاض
مدینه
عمق
معدن بنی سلیم
افیعیه
مسلح
دریای سرخ
غمره
ذات عرق
صفاح
تنعیم
جده
بستان بنی عامر
مسیر حرکت امام حسین(ع)